فلسفۂ نکاح اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

The Philosophy of Nikah(Marriage) According to Islamic Teachings

ڈاکٹر کریم داد[i] ممتاز خان[ii]

Abstract

Human being has been gifted with various types of capabilities from Almighty Allah. He ordererS them to use these qualities in the light of his teachings. To utilize the sexual capability in a positive way all the revealed religions have put a transparent guideline of Nikah (Marriag), which is an agreement between man and woman through which permissible sexual interaction as well as numerous mutual rights are ensures. l It has the surety to bring comfort and peace in social life and paves the path to morality. What is Nikah? and what is its philosophy in Islamic teachings? These queries have been answered scholarly in this article.

Key words: *Nikah,Islamic teachings,agreement*

اسلام ایک معاشرتی دین ہے۔اس کی تعلیمات کا محور مسلم معاشرہ کی ترقی،خوشحالی اور امن وسکون ہے۔عائلی زندگی سے متعلق تعلیمات بہت اہمیت کے حامل ہوتی ہیں۔ جن میں میاں بیوی کے آپس میں تعلقات اوران کے حقوق وفرائض کواولین حیثیت حاصل ہے،کیونکہ میاں بیوی کے اس تعلق سے خاندان بنتاہے جو معاشرے کی بنیادی اکائی ہے۔اسلامی قوانین میں اس تعلق کی ابتداکانام نکاح وزِواج ہے۔آج کل بعض معاشروں میں نکاح سے فرار کارجحان پایاجاتاہے۔لوگ مختلف وجوہات کی بناپرازاد زندگی گزارنے کوترجیح دیتے ہیں۔ نکاح کوایک قید، پابندی اوراخراجات و ذمہ داریوں میں اضافہ خیال کیاجاتاہے۔حالانکہ بات اس طرح نہیں ہے،کیونکہ معاشرہ کی بناوٹ

i اسسٹنٹ پروفیسر،ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان

ii ایم فل سکالر،ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان

،اس کی درستگی اور پرامن بنانے میں نکاح کا کردار بہت اہم ہے۔ نکاح کا مقصد اور معاشرہ کے لئے اس کی اہمیت پر اس آرٹیکل میں تحقیقی انداز سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ مگر پہلے اس کا تعارف اور قرآن وسنت کی روسے اس کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔

نکاح کا تعارف

لغوی اعتبار سے لفظ نکاح ملاپ، جماع اور عقد نکاح کا معنی دیتا ہے[1]۔اہل زبان کے ہاں اس میں ایک لطیف فرق ہے، وہ یہ کہ جب پرائے عورت کے لئے یہ لفظ استعمال ہو جائے، تواس سے مراد عقد نکاح ہو گا، جیسے نکح فلان فلانة أو بنت فلان، اور اگر اپنی بیوی کے لئے استعمال ہو، تو پھر اس سے جماع مراد ہو گا، جیسے نکح فلان امرأته أو زوجته[2]۔شوافع اس سے عقد نکاح اور احناف ملاپ اور جماع کے معنی مراد لیتے ہیں[3]۔بسا اوقات نکاح کی جگہ زِواج کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔زِواج کے لفظی معنیاِقتران اور اِرتباط ہے، جیساکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ[4] أي قرناءهم.

دوسری جگہ پر ہے:

وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ[5]ای قرنت.

پھر اس کا استعمال مرد اور عورت کے درمیان ہمیشہ کے لئے ارتباط پر ہونے لگا۔اسی وجہ سے زِواج کو نکاح کہا گیا، کیونکہ یہ جائز جماع کے لئے سبب ہے[6]۔

شرعی اصطلاح میں نکاح مردوزن کے مابین ایک ایسا معاہدہ ہے جس کے ذریعے ان کے درمیان جنسی تعلق جائزاور دیوانی حقوق وفرائض مرتب ہو جاتے ہیں[7]۔امام جرجانیؒ لکھتے ہیں:

هوعقد يرد على تمليك منفعة البضع قصدًا[8]

عبدالعظیم شرف الدینؒ کہتے ہیں:

أنه عقد وضعه الشارع الحكيم يفيد ملك استمتاع الرجل بالمرأة، وحل استمتاع المرأة بالرجل أصالة[9]

"یہ اللہ تعالی کی طرف سے مقرر شدہ ایک ایسا عقد ہے جس کی وجہ سے مردوزن کا ایک دوسرے سے استمتاع لینا جائز ہو جاتا ہے۔"

قرآن وسنت کی رو سے نکاح کی اہمیت

نکاح ایک ایسی شریعت ہے جو آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی اور جنت تک باقی رہے گی، کیونکہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان اس دنیا کا معمار بنے اور اس غرض کے لیے اپنے اندر کار فرما ذہنی، فکری اور جسمانی قوتوں کو صحیح سمت میں استعمال کرے۔ جسم اور روح کی ہر طاقت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق استعمال کرنا ہوگا۔ جنسی قوت بھی ان صلاحیتوں میں سے ایک ہے، جسے ایک خاص مقصد کے لیے انسان کو ودیعت کیا گیا ہے۔ نکاح اس قوت کے تقاضوں کی تکمیل کا شرعی طریقہ ہے۔ اس لیے اسلام نے نکاح کی اہمیت کو اجاگر کر کے لوگوں کو اس کی ترغیب دلائی، اس کی تلقین کی اور اس سے روگردانی کو قابل ملامت ٹھہرایا۔

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے آپ کی تنہائی ختم کرنے کے لئے حواء علیہا السلام کو پیدا کیا، پھر اس سے آپؑ کا نکاح کرایا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا[10]

"وہ خدا ہی تو ہے جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنایا۔"

دونوں کو جنت میں داخل ہونے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا[11]

"اور ہم نے کہا کہ اے آدم تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہو اور جہاں سے چاہو بے روک ٹوک کھاؤ (پیو)۔"

آدمؑ کے بعد یہ سلسلہ چلتا رہا، یہاں تک کہ تمام انبیاء کرام نے نکاحیں کیں، ماسوئے یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً[12]

"اور (اے محمد ﷺ) ہم نے تم سے پہلے بھی پیغمبر بھیجے تھے۔ اور ان کو بیبیاں اور اولاد بھی دی تھی۔"

مفلسی کے ڈر سے جو لوگ نکاح نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ انہیں نکاح کرانے کا حکم دیتے ہیں کہ اس کے ذریعے وہ انہیں غنی کر دے گا۔ ارشاد ہے:

وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ [13]

"اور اپنی قوم کی بیوہ عورتوں کے نکاح کر دیا کرو۔ اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے بھی جو نیک ہوں (نکاح کر دیا کرو) اگر وہ مفلس ہوں گے تو خدا ان کو اپنے فضل سے خوش حال کر دے گا۔ اور خدا (بہت) وسعت والا اور (سب کچھ) جاننے والا ہے۔"

اسی طرح ضرورت کے وقت انصاف کرنے کی شرط پر دو دو، تین تین اور چار چار نکاحیں کرنے کی اجازت بھی دی۔ ارشاد ہے:

وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلَّا تَعُولُوا [14]

"اور اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے انصاف نہ کر سکو گے تو ان کے سوا جو عورتیں تم کو پسند ہوں دو دو یا تین تین یا چار چار ان سے نکاح کر لو۔ اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ (سب عورتوں سے) یکساں سلوک نہ کر سکو گے تو ایک عورت (کافی ہے) یا لونڈی جس کے تم مالک ہو۔ اس سے تم بے انصافی سے بچ جاؤ گے۔"

آیت کا شان نزول اگرچہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں ہے، مگر اس کا حکم عام ہے، تمام عورتوں کو شامل ہے۔

نبی کریم ﷺ نے نکاح کو نظروں اور شرمگاہوں کی حفاظت کا ذریعہ قرار دیا اور لوگوں کو زندگی کے لیے دین دار ساتھی کے چناؤ کا حکم دیا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

تنكح المرأة لأربع، لمالها ولجمالها ولحسبها ولدينها فاظفر بذات الدين تربت يداك [15]

"یقیناً عورت سے اس کی دین داری، اس کے مال، اس کے حسب اور اس کے جمال کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے، تو دین دار سے نکاح کر، تیرے ہاتھ خاک آلود ہو۔"

بلکہ نیک بیوی کو ساری دنیاوی ساز و سامان میں سے بہترین اور افضل سامان قرار دیا۔ ارشاد ہے:

الدنيا متاع، وخير متاع الدنيا المرأة الصالحة [16]

"دنیا سارا کا سارا سامان ہے اور بہتر سامان نیک عورت ہے۔"

خود نبی کریم ﷺ نے بھی کئی نکاحیں کی تھیں اور اسے پیغمبروں کی ایک سنت قرار دیا۔ ارشاد ہے:

أربع من سنن المرسلين: الحياء، والتعطر، والسواك، والنكاح[17]

"چار چیزیں رسولوں کی سنت ہے۔ حیاء رکھنا، خوشبو کا استعمال کرنا، مسواک اور نکاح کرنا۔"

آپ ﷺ نے نکاح نہ کرنے والوں کی سرزنش کی اور ان کو تبتّل سے منع فرمایا[18]۔ جیسا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عثمان بن مظعونؓ کو تبتّل سے منع فرمایا۔ اگر آپ ﷺ اس کو اجازت دیتے تو ہم اپنے آپ کو خصی کرتے تھے[19]۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بھی لوگوں کو نکاح کرنے کی ترغیب دی۔ سعید بن جبیرؒ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عباسؓ نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے نکاح کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ تو آپؓ نے کہا کہ نکاح کر لو کیونکہ اس امت میں بہتر وہ ہے جس کی بیویاں زیادہ ہوں[20]۔

قرآن وسنت سے نکاح کی اہمیت ثابت ہو گئی۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ تمام احوال میں اور تمام لوگوں کے لیے نکاح کرنا اہم اور ضروری ہے۔ بلکہ اس کا حکم مختلف حالات میں مختلف ہوتا ہے۔ کبھی فرض وواجب اور سنت ہوتا ہے، تو کبھی مکروہ اور حرام بھی۔ جب کسی بندے کو نکاح کئے بغیر زنا میں پڑ جانے کا یقینی خدشہ ہو اور مہر ونفقہ دینے پر بھی قادر ہو تو اس پر نکاح کرنا فرض ہے اور اگر نکاح کے بغیر زنا میں پڑ جانے کا خوف ہو تو پھر واجب ہے، کیونکہ مسلمان کے لئے حرام کے ارتکاب سے حفاظت ضروری ہے، ایک اصولی قاعدہ ہے کہ:

ما لا يتم الواجب إلا به فهو واجب[21]

حالت اعتدال میں سنت مؤکدہ ہے[22]۔ اگر نکاح کرنے میں ظلم واقع ہونے کا یقین ہو تو حرام اور خوف ہو تو پھر مکروہ ہے[23]۔

نکاح کے اغراض ومقاصد

نکاح ایک اہم شرعی عقد ہے، جس کے مقاصد اور اغراض بہت عالی ہیں۔ انہیں مد نظر رکھتے ہوئے جب نکاح کیا جاتا ہے تو اس کے اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ

نکاح ایک معاشرتی عقد ہے۔اس کے صحیح انعقاد کے بعد کئی معاشرتی فوائد نکل آتے ہیں۔ اس کے اغراض و مقاصد اور فوائد درج ذیل ہیں۔

1. اخلاق اور عفت و عصمت کا تحفظ

نکاح کے ذریعے معاشرہ کئی اخلاقی جرائم سے پاک ہو جاتا ہے، کیونکہ اسلام اپنے پیروکاروں کو اچھے اخلاق اور عفت و پاکدامنی اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے، جس کے لئے نکاح اکسیر کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اسلام مرد اور عورت دونوں کو حکم دیتا ہے کہ اپنے فطری تعلق اور نفسانی خواہش کو ایک ایسے ضابطے کا پابند بنائیں جو ان کے اخلاق کو بے حیائی اور انسانی تمدن کو بے راہ روی سے محفوظ رکھ سکے، اور وہ ضابطہ و قانون نکاح ہی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں نکاح کی تعبیر احصان سے کی گئی ہے ۔ جس کے معنی قلعہ بندی کے ہیں۔ نکاح کرنے والا محصِن (قلعہ تعمیر کرنے والا) اور نکاح میں آنے والی عورت محصَنہ (اس قلعہ کی حفاظت میں آنے والی) کہلاتی ہے[24]۔ دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ[25]

"اور ان (محرمات) کے سوا اور عورتیں تم کو حلال ہیں اس طرح سے کہ مال خرچ کر کے ان سے نکاح کر لو بشرطیکہ (نکاح سے) مقصود عفت قائم رکھنا ہو نہ شہوت رانی۔"

قانون نکاح کا پہلا کام اس قلعہ کو مستحکم اور مضبوط کرنا ہے اور جو اس نیت سے نکاح کرتا ہے تو اس کے ساتھ مدد الٰہی شامل ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

حق على الله عون من نكح التماس العفاف عَمَّا حرم الله[26]

"جو محرمات سے بچاؤ کی نیت سے نکاح کرتا ہے، تو اس کی مدد اللہ تعالیٰ پر لازم ہے۔"

نکاح کے ذریعے نظروں اور شرمگاہوں کی حفاظت ہوتی ہے۔ بہت حد تک میاں بیوی محرمات کے ارتکاب سے بچ جاتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کے لئے لباس قرار دیا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان مختلف مضرات سے محفوظ ہوتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ [27]

نبی کریم ﷺ نے بھی اسے نظروں اور شرمگاہوں کی حفاظت کا ذریعہ قرار دیا۔ جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

يا معشر الشباب من استطاع منكم الباءة فليتزوج، فإنه اغض للبصر واحصن للفرج، ومن لم يستطع فعليه بالصوم فإنه له وجاء[28]

"اے جوانوں کی جماعت! تم میں سے جو بھی جماع کی طاقت رکھتا ہو پس اسے چاہئے کہ نکاح کرلے کیونکہ یہ نظروں اور شرمگاہوں کی حفاظت کرتی ہے۔ اور جو کوئی طاقت نہیں رکھتا ہو تو اسے روزے رکھنے چاہئے یہ اس کو خصی کردے گا۔"

1. نسل انسانی کی صحیح بقاوافزائش

نکاح کا ایک غرض انسانی نسل کی صحیح بقاوافزائش ہے، کیونکہ نسل کی درست بقاوافزائش کے خدائی منصوبے کا ذریعہ میاں بیوی کا جنسی تعلق ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

الذي أحسن كل شيء خلقه وبدأ خلق الإنسان من طين، ثم جعل نسله من سلالة من ماء مهين[29]

"اس نے جو چیز بھی پیدا کی اسے خوب بنایا، اور انسان کی تخلیق کی ابتدا گارے سے کی۔ پھر اس کی نسل ایک نچوڑے ہوئے حقیر پانی سے چلائی۔"

دوسری جگہ ارشاد ہے:

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ[30]

"تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ۔ اور اپنے لئے (نیک عمل) آگے بھیجو۔"

لہٰذا بیوی بنانے کے لئے ایسی عورت کا انتخاب کرنا چاہئے جو زیادہ اور بہتر نسل پیدا کرے۔ جس کے بارے میں ایک شخص نے آکر آپ ﷺ سے پوچھا:

إني أصبت امرأة ذات حسب وجمال وأنها لا تلد، أفأتزوجها؟ قال كلا ثم أتاه الثانية فنهاه، ثم أتاه الثالثة فقال: تزوجوا الودود الولود فإني مكاثر بكم[31]

"مجھے اعلیٰ نسب والی ایک خوبصورت عورت ملی ہے جو بچے نہیں دیتی، تو کیا میں اس کے ساتھ نکاح کرلوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ دوبارہ آیا، پس آپ ﷺ نے منع

کیا۔ پھر تیسری دفعہ جب آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: زیادہ محبت والی اور زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے نکاح کیا کرو، تاکہ میں قیامت کو تمہاری کثرت پر فخر کروں۔"

بہتر نسل کے لئے آپ ﷺ نے بیوی سے ملنے کے وقت یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا، تاکہ آنے والا بچہ شیطان کے اثرات سے بچ جائے:

بسم الله، اللهم جنبنا الشيطان،وجنب الشيطان مارزقتنا،فإن قضى الله بينهما ولدا لم يضره الشيطان[32]

"شروع اللہ کے نام سے، یااللہ ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان کے تسلط سے محفوظ رکھ، پس اگر ان دونوں سے اللہ تعالیٰ نے اولاد کی پیدائش کا ارادہ کیا ہے، تو اسے شیطان کوئی ضرر نہیں پہنچائے گا۔"

نسل کی بہتر افزائش اور بقا صرف اور صرف نکاح ہی کے ذریعے ممکن ہے۔ جس میں بچوں کو والدین، رشتہ داروں اور خاندان و قبیلے کے دوسرے افراد کا پیار و محبت سے بھرا ماحول ملتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کی پوری زندگی اطمینان سے گزرتی ہے۔اس کے برعکس جو بچے صحیح نکاح کے بغیر پیدا ہوتے ہیں، جس طرح بعض قوموں نے کیا ہے، تو یہی نسل کا ضیاع اور فساد ہے۔ یہ انسانوں کی نسل نہیں بلکہ یہ انسانوں کے شکل پر درندے پیدا کئے ہیں، کیونکہ ان میں انسانوں کی اعلیٰ صفات مفقود ہوتی ہیں، جن کی وجہ سے انسان دوسرے حیوانوں سے ممتاز ہوتا ہے[33]۔

1. سکون قلب اور مودۃ ورحمۃ

نکاح کا ایک مقصد دلی سکون اور محبت و رحمت ہے ۔کیونکہ تمدن کے اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لیے یہ ضروری ہے کہ انسان کو دلی سکون اور اطمینان حاصل ہو۔اور یہ سکون اور مودت و رحمت رشتۂ نکاح کی روح ہے۔یعنی میاں بیوی ایک دوسرے سے مکمل سکون حاصل کرتے ہیں، جس میں جسمانی، روحانی اور ذہنی ہر طرح کا سکون شامل ہے۔اور میاں بیوی آپس میں محبت اور ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں۔جیسا کہ ارشاد ہے:

وَمِنْ آيَتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً[34]

"اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ اُس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ اُن کی طرف (مائل ہو کر) آرام حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی۔"

میاں بیوی کے درمیاں جوانی میں جس قدر محبت اور بڑھاپے میں جس قدر ایک دوسرے پر مہربانی ہوتی ہے، اس کی مثال کسی اور جگہ نہیں ملتی۔

2. انساب کی حفاظت

نسب کی حفاظت ایک ضروری امر ہے، کیونکہ نسب ہی کے ذریعے خاندان اور قبیلے بنتے ہیں۔ جو تعارف، تعاون اور تکافل کے لئے بہت ضروری ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا[35]

"اے لوگو: حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے، اور تمہیں مختلف قوموں اور خاندانوں میں اس لئے تقسیم کیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کی پہچان کر سکو۔"

ابن جریر طبریؒ کہتے ہیں کہ یہاں شعوب سے مراد انساب ہیں[36]۔ نکاح ہی کی وجہ سے نسب ثابت اور محفوظ ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان میں رشتے ہوتے ہیں، جن کا وہ احترام کرتے ہیں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

3. بہتر تعلقات کا قیام

نکاح اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مقدس بندھن ہے جو صرف دو افراد کو نہیں، بلکہ دو خاندانوں کو ملاتا ہے اور ان کے مابین بہتر تعلقات پیدا کرتا ہے، کیونکہ اس کے ذریعے پرائے لوگ اپنے بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انسانوں پر احسان جتلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَصِهْرا[37]

"اللہ تعالیٰ وہی ذات ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا، پھر اس کے لئے نسب اور سسرال بنایا۔"

نبی کریم ﷺ کی زیادہ تر نکاحیں اسی مقصد کے لیے ہوئی تھیں۔

4. پرامن معاشرے کا قیام

عقد نکاح کے بعد میاں بیوی جب ایک دوسرے کے ساتھ رواداری اور حسن سلوک کا معاملہ کرتے ہیں، اور خوش اسلوبی سے اپنے فرائض نبھاتے ہیں۔ ایک طرف انہیں ذہنی سکون میسر ہو کر امن کی زندگی گزارتے ہیں، تو دوسری طرف اس پر خلوص اور محبت بھری ماحول میں جب ان کے بچے بڑے ہو جاتے ہیں۔ تو وہ بھی بڑے پرامن اور دریادل ہوتے ہیں۔ معاشرہ انہی افراد کے مجموعے کا نام ہے، جب یہ افراد آپس میں پرامن وپرسکون زندگی گزارتے ہیں تو معاشرہ بھی پرامن وپرسکون ہوگا، کیونکہ اسلام ہمیں معاشرتی زندگی گزارنے کا حکم دیتا ہے۔ جس کے لئے مرد اور عورت دونوں اکھائی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ نہ مرد اکیلا ایک معاشرہ بنا سکتا ہے، اور نہ عورت تنہا ایک معاشرہ تشکیل دے سکتی ہے۔ بلکہ اس میں دونوں ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔ تو نکاح مرد اور عورت کے درمیان ایک ایسا بندھن ہے، جس کے ذریعے وہ ایک دوسرے سے حد درجہ محبت کرتے ہیں، اور ایک دوسرے سے تعاون کرکے پرسکون معاشرتی زندگی گزارتے ہیں۔ جس سے ایک بہتر اور پرامن معاشرہ جنم لیتا ہے۔

معاشرے کو پرامن بنانے میں نکاح کا کردار اس وجہ سے بھی اہم ہے کہ اس کی وجہ سے لوگ ٹھیک جگہ اپنے جنسی خواہشات کی تکمیل کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس سے ہٹ کر کوئی غلط راہ اختیار کرتا ہے تو معاشرہ بگھاڑ کا شکار ہو جاتا ہے۔ آپس میں لڑائیاں اور جھگڑے عام ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ کوئی بھی غیرت مند انسان کسی کو اس کی ماں، بہن، بیٹی یا بیوی وغیرہ کو بری نظر سے دیکھنے کو برداشت نہیں کر سکتا، جیسا کہ عام مشاہدہ ہے کہ جب کوئی اس طرح کرتا ہے تو لوگ اسے زندہ نہیں چھوڑتے۔

5. انفاق میں اضافہ اور بخل میں کمی

نکاح کرنے کے بعد شوہر خوب محنت مزدوری کرتا ہے۔ پیسے کماتا ہے، اور پھر اپنی کمائی بیوی بچوں پر شوق سے خرچ کرتا ہے۔ یہ نکاح ہی ہے جس کی وجہ سے یہ شخص ان لوگوں پر اتنا خرچ کرتا ہے۔ اسی سے اس شخص کے دل میں انفاق کے جذبے میں اضافہ اور بخل میں کمی آتی ہے اور

معاشی طور پر معاشرہ ترقی کرتا ہے۔ دوسری طرف یہ انفاق فضول نہیں، بلکہ اس کی ترغیب اسلام نے دی ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اس پر ثواب کا وعدہ بھی کیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

إِذا أنْفق الرجل على أَهله نَفقَة وَهُوَيحتسبها كَانَت لَهُ صَدَقَة وَمهما أنفقت فَهُوَ لَك صَدَقَة حَتَّى اللُّقْمَة ترفعها فِي فِي أمرأتك[38]

"جب ایک شخص ثواب کی نیت سے اپنے اہل وعیال ہر خرچ کرتا ہے، تو یہ اس کے لئے صدقہ شمار ہوتا ہے۔ تو جو بھی خرچ کرتا ہے، وہ تمہارے لئے صدقہ ہے، یہاں تک کہ وہ لقمہ جسے تو اپنی بیوی کے منہ میں دیتا ہے، وہ بھی صدقہ ہے۔"

اہل وعیال پر انفاق کو بہتر انفاق قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد ہے:

دينار تنفقه على أهلك، ودينار تنفقه على مسكين، ودينار تنفقه في سبيل الله، أعظمها أجراً الذي تنفقه على أهلك [39]

"وہ دینار جسے تو اپنے اہل پر خرچ کرتا ہے، اس کا ثواب ان سے بہتر ہے، جسے تو کسی مسکین کو یا اللہ کے راستے میں دیتے ہو۔"

6. ستر عیوب

نکاح کے ذریعے مرد اور عورت دونوں کے عیوب پردے میں ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ میاں بیوی دونوں ایک دوسرے پر پردہ ڈالتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں ایک دوسرے کا لباس قرار دیا ہے۔ ارشاد ہے:

هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ "وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو۔"

یہاں تک کہ آپ ﷺ نے میاں بیوی کا ایک دوسرے کی پردہ دری کو سختی سے منع فرمایا۔ ارشاد ہے:

إن من شر الناس عند الله منزلة يوم القيامة الرجل يفضي إلى المرأة وتفضي إليه ثم ينشر سرها [40]

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں بدترین لوگ وہ ہوں گے، جو اپنی بیوی سے حاجت پورا کر کے پھر اس کی اسرار کو افشاں کرتے ہیں۔"

جنسی خواہش کی تکمیل کے لئے نکاح کے علاوہ اگر کوئی غلط طریقہ اختیار کیا جائے تو پھر کسی کے عیب پر پردہ نہیں رہے گا۔

7. توارث

نکاح کی وجہ سے میاں بیوی آپس میں وَلی بن ایک دوسرے کے میراث میں حصہ پاتے ہیں۔ جیسا کہ بیوی کے مال میں اس کی اولاد کی موجودگی میں شوہر کو ایک چوتھائی، جب کہ اولاد نہ ہونے کی صورت میں اسے آدھا حصہ ملتا ہے۔ اسی طرح بیوی کو شوہر کے اولاد کی عدم موجودگی میں ایک چوتھائی، جب کہ اولاد کی موجودگی میں اسے آٹھواں حصہ ملتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

> وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ[41]
>
> "اور تمہاری بیویاں جو مال چھوڑ کر جائیں، اس کا آدھا حصہ تمہارا ہے، بشرطیکہ ان کی کوئی اولاد (زندہ) نہ ہو۔ اور اگر ان کی کوئی اولاد ہو تو اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد جو انہوں نے کی ہو، اور ان کے قرض کی ادائیگی بعد تمہیں ان کے ترکے کا چوتھائی حصہ ملے گا۔ اور تم جو کچھ چھوڑ کر جاو اس کا ایک چوتھائی ان (بیویوں) کا ہے، بشرطیکہ تمہاری کوئی اولاد (زندہ) نہ ہو۔ اور اگر تمہاری کوئی اولاد ہو تو اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد جو تم نے کی ہو، اور تمہارے قرض کی ادائیگی کے بعد ان کو تمہارے ترکے کا آٹھواں حصہ ملے گا۔"

8. دین کی حفاظت

نکاح کی وجہ سے میاں بیوی زندگی کے کئی پہلو میں شیطان کی لغزش سے بچ جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کے دینی امور محفوظ ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ نکاح سے میاں بیوی کے آدھے دین کی حفاظت کی بات بھی کی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

> من رزقه الله امرأة صالحة، فقد أعانه على شطر دينه، فليتق الله في الشطر الثاني[42]

"جسے اللہ تعالیٰ نیک بیوی دیتا ہے، تو اس کے ساتھ دین کے ایک حصے میں مدد کرتا ہے، پس اسے دوسرے حصے کا خیال رکھنا چاہئے۔"

دوسری جگہ پر ہے:

اذا تزوج العَبْد فقد استْكْمل نصف الدّين فليتق الله فِي النّصْف الْبَاقِي[43]

"جب بندہ شادی کرتا ہے تو کا آدھا دین محفوظ ہو جاتا ہے، پس اسے اپنے باقی دین کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔"

9. صدقہ جاریہ کا سبب

نکاح کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسان کو جائز اولاد دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

والله جعل لكم من أنفسكم أزواجاً، وجعل لكم من أزواجكم بنين وحفدة[44]

"اور اللہ تعالیٰ نے تم ہی میں سے تمہارے لئے بیویاں بنائی ہیں، اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لئے بیٹے اور پوتے پیدا کئے ہیں۔"

اولاد کے ہر نیک عمل میں والدین کا حصہ ہوتا ہے، اور والدین کے مرنے کے بعد یہ ان کے لئے صدقہ جاریہ شمار ہوتے ہیں، نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

إذا مات الإنسان انقطع عنه عمله إلا من ثلاثة: إلا من صدقة جارية، أو علم ينتفع به، أو ولد صالح يدعو له[45]

"جب انسان مر جاتا ہے، تو اس کا اعمال نامہ بند کیا جاتا ہے، مگر تین چیزیں مرنے کے بعد بھی اسے فائدہ دیتے ہیں۔ ایک صدقہ جاریہ، دوسرا نافع علم اور تیسرا نیک اولاد جو اسے دعائیں دیتے ہوں۔"

10. کمال انسانی کا بلوغ

نکاح کے ذریعے انسان کی صفات کمال میں ترقی ہوتی ہے، یہاں تک کہ وہ بلوغ کو پہنچ جاتے ہیں۔ نکاح کے بغیر وہ ناقص ہی رہ جاتے ہیں۔ عورتوں کے بارے میں نئی تحقیق یہ سامنے آئی ہے کہ عورت تفسیاتی، جسمانی اور عقلی اعتبار سے کمال کو تین بچے جننے کے بعد پہنچتی ہے۔ صحیح نکاح

کے ذریعے عورت اور مرد دونوں کو کمال تک پہنچنے کا موقع ملتا ہے۔ جن کا معاشرہ میں بہت اہمیت ہے[46]۔

11. بیماریوں کا علاج

طبعی طور پر بھی نکاح کے بہت زیادہ فوائد ہیں، کیونکہ بہت سی جسمانی اور روحانی بیماریاں نکاح کرنے سے ٹھیک ہو جاتی ہیں.

نتائج

نکاح مرد وزن کے مابین ایک ایسا معاہدہ ہے جس کے ذریعے ان کے درمیان جنسی تعلق جائز اور دیوانی حقوق وفرائض مرتب ہو جاتے ہیں۔ نکاح کا حکم حالات پر منحصر ہے۔ جب کسی بندے کو نکاح کئے بغیر زنا میں پڑ جانے کا یقینی خدشہ ہو اور مہر ونفقہ دینے پر بھی قادر ہو تو اس پر نکاح کرنا فرض ہے اور اگر نکاح کے بغیر زنا میں پڑ جانے کا خوف ہو تو پھر واجب جب کہ حالت اعتدال میں سنت مؤکدہ ہے۔ اگر نکاح کرنے میں بیوی پر ظلم واقع ہونے کا یقین ہو تو حرام اور خوف ہو تو پھر مکروہ ہے۔ نکاح کے درست انعقاد کے لئے ولی کی اجازت، مہر کا تقرر اور دو گواہوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول ضروری ہوتا ہے۔ نکاح کی وجہ سے انسان بہت سے اخلاقی، معاشی، معاشرتی، جسمانی، روحانی اور مذہبی فوائد سے مستفید ہوتا ہے۔ ضرورت کے وقت انصاف کرنے کے شرط پر تمام آسمانی شریعتوں نے تعدد ازواج کی اجازت دی ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1 الرازی، احمد بن فارس، معجم مقاییس اللغة، باب النون والکاف ومایتلثیما، مادہ نکح، ۵: ۴۷۵، دار الفکر، بیروت، ۱۳۹۹ ھ/۱۹۷۹ء۔۔۔ ابن منظور محمد بن مکرم الافریقی، لسان العرب ۳: ۱۶۵، دار صادر، بیروت، ۱۴۱۴ھ

2 أبو منصور، محمد بن أحمد، تہذیب اللغة، ۴: ۱۰۲، دار إحیاء التراث العربي، بیروت، ۲۰۰۱ء

3 ابن نجیم، زین الدین، البحر الرائق، کتاب النکاح ۳: ۱۰۸، دار الکتاب الاسلامی، قاہرہ، (س۔ن)

4 سورۃ الصافات ۳۷ : ۲۲
5 سورۃ التکویر ۸۱: ۷
6 الجوہری، إسماعیل بن حماد، الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ ۳۲۰: ۱ و ۴۱۳ ، دار العلم للملایین، بیروت، ۱۴۰۷ھ
7 الشوکانی، محمد بن علی، فتح القدیر مع الکفایۃ، کتاب النکاح، ۳: ۹۸، دار ابن کثیر، بیروت، ۱۴۱۴ھ۔۔۔الجزائری جابر بن موسی، النکاح والطلاق أو الزواج والفراق، مطابع الرحاب، بیروت، ۱۴۰۶ھ
8 الجرجانی، علی بن محمد، کتاب التعریفات، باب النون، مادہ النکاح، ۱: ۲۴۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء
9 الأحوال الشخصیۃ، عبد العظیم شرف الدین: ۵
10 سورۃ الاعراف ۷: ۱۸۹
11 سورۃ البقرۃ ۲: ۳۵
12 سورۃ الرعد ۱۳: ۳۸
13 سورۃ النور ۲۴ : ۳۲
14 سورۃ النساء ۴: ۳
15 البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاري، کتاب النکاح، باب الأکفاء في الدین، رقم ۵۰۹۰ ، دار طوق النجاۃ، بیروت، ۱۴۲۲ھ۔۔۔النیسابوری مسلم بن الحجاج القشیری، المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کتاب الرضاع باب استحباب نکاح ذات الدین، رقم ۱۴۶۶، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، (س۔ن)
16 صحیح مسلم، کتاب الحج (۱۵)، باب خیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ (۱۷)، رقم ۶۴، ۱۴۶۷
17 سنن الترمذی، کتاب النکاح، ابواب النکاح عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی فضل التزویج، والحث علیہ، رقم ۱۰۸۰
18 صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب في النکاح، رقم ۵۰۶۳
19 سنن الترمذی، ابواب النکاح، باب ماجاء فی النھی عن التبتل، رقم ۱۰۸۳
20 صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب کثرۃ النساء، رقم ۵۰۶۹
21 القواعد والفوائد الأصولیۃ لابن اللحام القاعدۃ: ۱۷، ۹۴
22 محمد بن عبد العزیز، مقدمات النکاح (دراسۃ مقارنۃ) العدد ۱۲۸، الجامعۃ الاسلامیۃ بالمدینۃ المنورۃ، السنۃ ۱۴۲۵ھ
23 البحر الرائق، کتاب النکاح ۳: ۱۱۱۔۔۔ابن قدامہ عبد اللہ بن أحمد، المغنی ۹: ۳۴۰، مکتبۃ القاھرۃ، ۱۳۸۸ھ
24 سورۃ النساء ۴: ۲۵
25 سورۃ النساء ۴: ۲۴
26 سنن الترمذی، باب ماجاء فی المجاھد والناکح والمکاتب، رقم ۱۶۵۵
27 سورۃ البقرہ ۲ : ۱۸۷

28 صحیح البخاری، کتاب النکاح،باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم:من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج لانہ أغض للبصر وأحصن للفرج- وھل یتزوج من لا أرب لہ فی النکاح ،رقم ۵۰۶۵
29 سورۃ السجدہ ۳۲: ۷، ۸
30 سورۃ البقرۃ ۲: ۲۲۳
31 سنن ابی داود، کتاب النکاح،باب النہی عن تزویج من لم یلد،رقم ۲۰۵۰
32 صحیح بخاری، کتاب الوضوء،باب التسمیۃ علی کل حال وعند الوقاع،رقم (۱۴۱)
33 مقدمات النکاح (دراسۃ مقارنۃ)
34 سورۃ الروم ۳۰: ۲۱
35 سورہ الحجرات ۴۹: ۱۳
36 ابن جریر الطبری محمد بن جریر بن یزید، جامع البیان فی تأویل القرآن، سورۃ الحجرات : ۱۳، مؤسسۃ الرسالہ بیروت، (س۔ن)
37 سورۃ الفرقان ۲۵ : ۵۴
38 صحیح البخاری، کتاب الوصایا،باب ان یتک ورثۃ اغنیاء،رقم ۲۷۴۲
39 صحیح مسلم،باب فضل النفقۃ علی العیال والمملوک،رقم ۹۹۵
40 صحیح مسلم،باب تحریم اشاء سر زوجتہ،رقم ۹۹۵
41 سورۃ النساء ۴ : ۱۲
42 الحاکم محمد بن عبداللہ، المستدرک علی الصحیحین، حدیث (۲۶۸۱) دار الکتب العلمیۃ بیروت، (س۔ن)
43 الطبرانی سلیمان بن أحمد، المعجم الأوسط ،باب المیم من اسمہ محمد ،رقم ۶۴۸ ،دار الحرمین- قاہرہ، (س۔ن)
44 سورۃ النحل ۱۶: ۷۲
45 صحیح مسلم،باب مایلحق الانسان بعد وفاتہ،رقم ۱۶۳۱
46 محمد بن صالح، الزواج، مدار الوطن، قاہرہ، ۱۴۲۵ھ